# شرعی فقیر نے زکوٰۃ میں ملی ہوئی چیز بیچ دی، تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-13723 تاریخ:26-02-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں زکوٰۃ کی مد میں راشن کا کچھ سامان کسی مستحق شخص کو دیتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں کہ یہ زکوٰۃ کا مال ہے، آپ اسے لے جائیے اور آپ کو مکمل اجازت ہے کہ آپ اس سامان کو اپنے استعمال میں لائیں یا جو چاہیں کریں۔ اب اگر وہ مستحق شخص اُس راشن کو بیچ کر اس کے بدلے میں رقم حاصل کر لیتا ہے، تو کیا اس صورت میں میری زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زکوٰۃ کی درست ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ خالصۃً اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اپنا ہر قسم کا نفع ختم کر کے کسی غیر ہاشمی مستحقِ زکوٰۃ صحیح العقیدہ مسلمان کو زکوٰۃ کی نیت سے رقم یا سامان وغیرہ کا مالک بنا دیا جائے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اگر آپ کسی غیر ہاشمی مستحقِ زکوٰۃ کو زکوٰۃ کی نیت سے راشن کا مالک بنا دیتے ہیں، تو آپ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

ہر شخص اپنی ملکیت والے مال میں کسی بھی قسم کا جائز تصرف کر سکتا ہے اور شرعی دائرہ کار میں رہتے ہوئے خرید و فروخت کرنا شرعاً جائز ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں مستحقِ زکوٰۃ کا زکوٰۃ کی مد میں ملا ہوا راشن بیچنا شرعاً جائز ہے، جس سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، بلکہ اس

بیچنے سے شرعی فقیر کی ملکیت ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کی شرعی تعریف تنویر الابصار میں ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے:"ھی تملیک جزء مال عینہ الشارع من مسلم فقیر غیر ھاشمی ولا مولاہ مع قطع المنفعۃ عن الملک من کل وجہ للہ تعالیٰ" یعنی اللہ عزوجل کی رضا کے لیے شارع کی طرف سے مقرر کردہ مال کے ایک جزء کا مسلمان فقیر کو مالک کر دینا، جبکہ وہ فقیر ہاشمی یا ہاشمی کا آزاد کردہ غلام نہ ہو اور اپنا نفع اس سے بالکل ختم کر دیا جائے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، ج03، ص206-203، مطبوعہ کوئٹہ)

**زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے تملیکِ فقیر ضروری ہے،** جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:"ویشترط أن یکون الصرف (تملیکاً) لا اباحۃً"یعنی زکوٰۃ ادا کرنے میں بطورِ تملیک خرچ کرنا شرط ہے، نہ کہ بطورِ اباحت۔(تنویر الابصار مع الدر المختار، ج03، ص341، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"(زکوٰۃ) دینے میں تملیک شرط ہے، جہاں یہ نہیں جیسے محتاجوں کو بطورِ اباحت اپنے دستر خوان پر بٹھا کر کھلا دینا یا میت کے کفن دفن میں لگانا یا مسجد، کنواں، خانقاہ، مدرسہ، پل، سرائے وغیرہ بنوانا، ان سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص110، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی امجدیہ میں ہے:"زکوٰۃ میں فقیر کو مالک کرنا ضروری ہے، اگر تملیک نہ ہو یا فقیر کو مالک نہ کیا، تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔" (فتاوی امجدیہ، ج01، ص371، مکتبہ رضویہ، کراچی)

مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ایک شرط"تملیکِ شخصی"بھی ہے۔یعنی کسی مستحقِ زکوٰۃ غیرِ سید کو مالک بنا کر زکوٰۃ کی رقم دینا۔" (وقار الفتاوی، ج02، ص408، مطبوعہ بزم وقار الدین)

**ہر شخص اپنے مال میں کسی بھی قسم کا جائز تصرف کر سکتا ہے** جیسا کہ فتاوی رضویہ میں

ہے: ”ہر شخص اپنی صحت میں اپنے مال کا مختار ہے۔“

(فتاوی رضویہ، ج19، ص238، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی امجدیہ میں ہے: ”ہر شخص کو اپنے مال کا زندگی میں اختیار ہے چاہے کُل خرچ کر ڈالے یا باقی رکھے۔“ (فتاوی امجدیہ، ج03، ص267، مکتبہ رضویہ، کراچی)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــہ**

**مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی**

**27شعبان المعظم1446ھ/26فروری2025ء**

دار الافتاء اہلسنت
المفتی
darulifta@dawateislami.net



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے